ڈاکٹر خوش بخت حنا
صدر
کیوای سی، نمل۔ اسلام آباد

پکستانی جامعات کے لیے ادبی سرقہ کی پلیسی اور HEC کا تعمیری کردار

Plagiarism is an intellectual corruption, it is also considered as act of fraud. This issue is now a days common in academic institutions. HEC is striving hard for quality of education and research in universitiesof Pakistan. So due to this problem, it was necessary to develop a policy regarding dealing with complaints of plagiarism and its awareness among the faculty, researcher and students of Pakistani universities. The purpose of this paper is to highlight the role of HEC in context of plagiarism policy, another aim of this paper is to provide awareness to university students and faculties regarding important elements of policy especially working of plagiarism standing committee and forms penalties in case of allegation of plagiarism is proofed.

موجودہ دور $ نئی ا X دات کا دور ہے۔ جہاں ان ا X دات سے علم وادب نے بے شمار ترقیاں کیں ہیں، وہاں بے شمار مسائل نے بھی جنم لیا ہے۔ بلاشبہ ٹیکنالوجی کی ترقی نے جہاں علم وادب کے لیے بے پناہ وسائل فراہم کیے ہیں وہاں اس سے متعلق بے شمار مسائل بھی سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے ای۔ بڑا مسئلہ ''ادبی سرقہ'' ہے۔ ادبی سرقہ سے مراد علمی وادبی چوری ہے *پکستان میں اس مسئلے سے متعلق آگاہی کے لیے بہت کوششیں کی جارہی ہیں۔ شروع میں ادبی سرقہ کو ای۔ ادبی مسئلہ سمجھا ہی نہیں جاتا تھا *. ا%0 ایچ ای سی کی کوششوں سے اس مسئلے کو متعارف کرا H یا۔ یوں ایچ ای سی نے اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس مسئلے کی آگاہی اور اس سے متعلق سفارشات اور اقدامات کے لیے ای۔ *پلیسی مر $ کی، جس کا مقصد ادبی چوری کو روکنا اور اس سے متعلق مثالی اور *درR اقدامات کرنا تھا۔

اس *پلیسی کا دوسرا بڑا مقصد کسی غلط اور جھوٹی شکایت کی صورت میں شکا $ /ارکو پکڑا جانا تھا کہ جھوٹے علمی الزامات کو روکا جا سکے اور اگر درست معلومات موصول ہوں تو ان کی جانچ پڑتال کا صحیح طر i وضع کیا جائے کہ *پکستان کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے

تعلیمی نظام کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔

ادبی سرقہ کی پالیسی کی تیاری اور ایچ ای سی کا کردار

ایچ ای سی نے ادبی سرقہ کی پالیسی کے لیے پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں کے اعلیٰ عہدیداروں اور اعلیٰ اکیڈمک سٹاف کے ساتھ رابطے کیے اور یوں ایک پالیسی ترتیب دی اس پالیسی کو باقاعدہ فعال بنانے کے لیے تمام جامعات میں اس پالیسی کو تقسیم کیا گیا۔ اس مسئلے کی باقاعدہ آگاہی کے لیے اور سفارشات پر عمل درآمد کے لیے "لیڈز میٹروپولیٹن یونیورسٹی" کی اشاعت سے متعلق اور ترمیم شدہ ورژن تیار کیا جو ادبی سرقہ پر ایک چھوٹے کتابچہ کی صورت میں تھا، اس ترمیم شدہ کتابچہ میں تمام سفارشات اور اصلاحات کو شامل کیا گیا۔

اس کے ساتھ ساتھ تمام جامعیات اور ڈگری ایوارڈ کرنے والے اداروں کو اس بات کا پابند کیا گیا کہ ایچ ای سی صرف ادبی سرقہ سے پاک ڈگری کو تسلیم کرے گی اور جو ادارے اس پالیسی کو نہیں اپناتے یا اس پر عمل درآمد نہیں کرتے۔ ایچ ای سی ان ڈگریوں کو تسلیم کرن کی مجاز نہیں۔

ایچ ای سی ادبی سرقہ پالیسی کے چند اہم نکات:

HEC نے ادبی سرقہ کی واضح پالیسی تیار کی اور اس مسئلے کے مکمل شعور اور آگاہی کے لیے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

۱۔ ان میں سب سے اہم اس پالیسی کی تیاری اور پاکستان کے دائرہ کار میں اس کا استعمال ہے۔

۲۔ سرقہ کے بارے میں پاکستان کے تمام اعلیٰ تعلیمی اداروں کو شعور و آگاہی اور ادبی چوری سے باز رکھنا ہے۔

۳۔ درج شکایت کی صورت میں شفاف تحقیقات اور واضح سزا کی حد مقرر کرنا ہے۔

۴۔ جھوٹی شکایت پر شکایت گزار کے خلاف اقدامات کرنا ہے۔

ادبی سرقہ کا مفہوم اور سفارشات پالیسی کے تناظر میں:

ایچ ای سی نے ادبی سرقہ کی پالیسی میں آکسفورڈ ڈکشنری کے الفاظ کی مدد سے علمی چوری کے مفہوم کو بیان کیا ہے۔

> "کسی کے خیالات اور تحریروں کو اس طرح استعمال کرنا جیسے کے وہ لکھنے والے یعنی کے استعمال کرنے والے کے لگے، ادبی سرقہ کہلاتا ہے۔"(۱)

درحقیقت کسی کے خیالات اور الفاظ کو چوری کرنا، انھیں اپنے نام سے منسوب کرنا اور اس کی اشاعت کرنا ادبی و علمی سرقہ ہے۔ ایچ ای سی نے اس امر میں بہت اہم اقدامات کیے ہیں جن میں "ادبی سرقہ کی اقسام کی وضاحت" اور "اس سے بچنے کے طریقے" شامل ہیں۔ ایچ ای سی کی پالیسی کا مقصد اسکالرز، اساتذہ، محققین اور دفتری سٹاف کو آگاہ کرنا ہے کہ اداروں میں اس جرم کا مرتکب ہونے پر ریگولیٹری اتھارٹی کو اختیار حاصل ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ ایچ ای سی نے اداروں کو اس

*بات کا بھی پابند کیا کہ تمام اساتذہ محققین اور اسکالرز اپنے علمی کام کی اشاعت کے حوالے سے ان تمام ضابطہ کاروں کو ملحوظِ خاطر رکھیں جو پالیسی میں اشاعت کے حوالے سے شامل ہیں۔

ایچ ای سی نے اشاعت کے حوالے سے اس بات پر بھی زور دیا کہ تمام مصنفین اور شریک مصنفین کسی بھی تحقیقی اشاعت کے حوالے سے اعلیٰ ترین اخلاقی اور علمی معیار کو یقینی بنائے اور پالیسی سے استفادہ حاصل کریں تاکہ علمی اور ادبی معیار کو بہتر بنایا جاسکے اور اعلیٰ تخلیقی کام کو دنیا کے سامنے پیش کیا جاسکے۔

ادبی سرقہ کی شکایت اور اس پر عمل درآمد کا طریق i کار:

ایچ ای سی میں ادبی سرقہ کی شکایت وصول ہونے کے حوالے سے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے کہ آیا شکایت صداقت اور سچائی پر F ہیں اس بات کو p کے بعد اس پر عمل درآمد کے حوالے سے ایچ ای سی کی Quality Assurance ڈویژن متعلقہ ادارے کے وائس چانسلر یا ریکٹر سے فراہم کی گئی معلومات اور شکایت کے حوالے سے تحقیقات اعلام دینے کی درخوا &ست کرتی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمام جامعات کے سربراہوں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے ادارے کے لوگوں سے وصول شکایت کی شفاف تحقیق کروائے اور ایچ ای سی کو پیش کرے۔

ادبی سرقہ کی سٹینڈنگ کمیٹی اور ممبران

اعلیٰ تعلیمی اداروں کے سربراہ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ ادبی سرقہ کی قائمہ کمیٹی کو تشکیل دے۔

ایچ ای سی نے ۲۰۱۵ء میں ادبی سرقہ کی قائمہ کمیٹی کی تشکیل کے لیے سفارشات پیش کیں۔ ان سفارشات کے پیشِ Aمندرجہ ذیل ممبران پر کمیٹی تشکیل دی جائے۔

۱۔ چیئرپرسن (سینئر فیکلٹی ممبر ریکٹر کی طرف سے نامزد)

۲۔ صدر شعبہ (متعلقہ شعبہ کا سربراہ)

۳۔ ایک سینئر فیکلٹی ممبر (ماہر مضمون)

۴۔ کسی دوسرے شعبے کا سینئر فیکلٹی ممبر (ریکٹر کی طرف سے نامزد)

۵۔ سربراہ QEC (ممبر)

۶۔ ادبی سرقہ یونٹ $ کا ہیڈ یا منیجر (ممبر)

قائمہ کمیٹی کے تمام اراکین ایچ ای سی کے فراہم کردہ رہنما اصولوں کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے کمیشن کو اس *بات کا بھی پابند بنایا جاتا ہے کہ کسی بھی حال میں سرقہ کی شکایت $ و معلومات اور کاغذات کو ظاہر نہ کرے اور اگر ضرورت پیش آئے تو شکایت $ کنندہ کو سنا جائے تاکہ نتائج اخذ کیے جاسکیں۔

کمیشن کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ ۶۰ دنوں کی مدت میں کمیٹی اپنی سفارشات کے ساتھ رپورٹ پیش کرے اور ادارے

کے سپرد کروانے کہ پالیسی کی روشنی میں اگر% ثابت $. ہو جائے تو مصنف کے خلاف R کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

ادبی سرقہ% مانے اور سزا N :

ادبی سرقہ ایک ایسا% جرم ہے جو ایک دانشور سے سرزد ہوتا ہے۔ اگر قائمہ کمیٹی کے ممبران کی تحقیقات سے ادبی سرقہ $. ہو جائے تو سزا% مانہ سرقہ کی نوعیت پر کی جاتی ہے۔

* پالیسی میں تین اقسام کی سزا N مقرر ہیں:

۱۔ سخت سزا

۲۔ درمیانی درجے کی سزا

۳۔ معمولی سزا

سخت سزا کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے . # سارا کا سارا مواد کسی کے نام سے چوری کر کے اپنے نام سے منسوب کر دیا جائے اور اس کام پر ترقی بھی حاصل ہو چکی ہو۔ اس صورت میں 5 زمت سے . طرفی اور کسی بھی ادارے میں 5 زمت کے لیے اہلی شامل ہے۔

دوسری قسم کی سزا میں یہ ہے کہ چوری کرنے والے نے چند مقامات کی چوری کی ہے اور اس صورت میں مقالے کی اشاعت کو روکنا اور آنے والی ترقیوں میں حصہ داری کو روکنا شامل ہے۔

معمولی سزا میں خاص مدت کے لیے ترقی کار کو کسی بھی قسم کی تعلیمی اسناد $ حاصل کرنے پر پابندی شامل ہے۔

پس ان تمام اقدامات کا مقصد علمی اور فکری ایمانداری کا فروغ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحقیق کے میدان میں نئے خیالات کو سامنے لایا جائے اور اسکالرز کو اس ضمن میں کام کرنے پر راغب کیا جائے۔ ٹیکنالوجی کے استعمال اور اس کی ضرورت کو سمجھا جائے۔ D ادی اور تخلیقی کام کو ترویج دی جائے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تحقیق کے کام کو فروغ حاصل ہو۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ علم ادب کے لیے حاصل کیا جائے نہ کہ علم کی بے ادبی کی جائے اور محرم $. ہو جائے۔ ایک اور مقالے میں اسی بات کو تحریر کیا ہے اور پھر کہہ رہی ہوں۔

"علم و ادب کے لیے قلم اٹھانا بڑے ادب کی بات ہے اور اس سے چوری خاصی بڑی بے ادبی ہے۔"(۲)

حوالہ جات

۱۔ HEC Plagrism Policy

۲۔ www.hec.gov.pk